اہلسنت کا پیغام گستاخوں کے نام

بدنام زمانہ تحریک پاکستانی تنظیم دعوت اسلامی کی ایک کتاب 'سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام عطار کے نام' جو مجلس المدینۃ العلمیۃ' پاکستان کراچی کی پیش کش ہے۔ ان کے مکتب المدینہ مانڈوی پوسٹ آفس کے سامنے بھنڈی بازار ممبئی ۳ صوبہ مہاراشٹر سے حاصل ہوئی اسے پڑھکر حیرت ہوئی کہ یہ حضرات الیاس عطار اور اپنی تنظیم کی پبلیسٹی کے لئے کتنے اوچھے اور گندے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں، عقیدت کا لبادہ اوڑھ کر گستاخیاں کر رہے ہیں، اگلے زمانے کے گمراہ فرقوں کے متعلق کتابوں میں آیا ہے کہ وہ لوگ اپنی کتابوں میں تحریف کرتے اور احکام کو اپنی مرضی کے مطابق بناتے یا اس کے احکام غلط طریقوں سے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے اور اپنے ناجائز اور حرام کاموں کو جائز بتاتے تھے۔ آج اس جدید دور میں جبکہ کمپیوٹر، ٹی.وی. موبائیل فون وغیرہ کے ذریعہ دنیا سمٹ گئی ہے اور مختلف کمپنیاں کئی ملکوں میں ایک ساتھ کاروبار کرتی ہیں اور اپنی کمپنی اور سامان کی خوبی لوگوں میں بہتر طور سے پیش کرنے کے لئے اخبار ٹی.وی. انٹرنیٹ وغیرہ پر مختلف انداز میں مؤثر طریقے پر اشتہار پیش کرتی ہیں، تاکہ لوگ ان کی بنائی چیزیں خریدیں اس طرح ٹی.وی. پر اور اخباروں میں سیریل ڈراموں فلموں کے اشتہار آتے ہیں۔ جس میں مشہور اور لوگوں کی پسندیدہ شخصیتوں کا استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ جو لوگ انھیں چاہتے ہوں وہ اس سامان کو لیں۔ یا ٹی.وی. ڈراموں فلموں وغیرہ کو دیکھیں۔ اب چونکہ دعوت اسلامی والوں نے ڈراموں فلموں کو جائز کر دیا ہے اور آئینے کی طرح ٹی.وی. اور فلموں کے چلتے ہوئے بھی اس کے سامنے نماز پڑھتے ہیں۔ خصوصاً جب الیاس عطار اس میں جلوہ فرما ہوں۔ ''سرکار کا پیغام عطار کے نام'' کتاب میں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بزرگوں کی شخصیتوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ عالم بیداری اور خوابوں کے ذریعہ الیاس عطار اور دعوت اسلامی کی بڑائی اور درپردہ ٹی.وی. اور فلموں کے جواز کی صورت نکالی گئی ہے۔ مثلاً الیاس عطار کے ایک پاکستانی مرید مدینہ شریف حاضر ہوئے۔ ۵ رشوال ۱۴۲۹ھ کو جب اس نے دیگر لوگوں کے سلام کے ساتھ الیاس عطار کا سلام بھی پیش کیا تو کیا ہوا سنئے ''جالی مبارک کے پیچھے سے آواز آئی میرے الیاس کو بھی میرا سلام کہنا'' میں ایک دم سے چونکا ادھر اُدھر دیکھا تو ہر طرف ماحول پرسکون تھا۔ عید گذر جانے کے باعث وہاں بہت کم لوگ تھے میں نے ایک بار پھر اپنے پیر و مرشد امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا سلام بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش کیا تو دوبارہ جالی مبارک کے پیچھے سے آواز آئی میرے الیاس کو بھی میرا سلام کہنا، یہ سن کر مجھ پر رقت طاری ہوئی اور بے اختیار میں نے ایک بار پھر اپنے پیر و مرشد امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا سلام بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش کیا تو خدا کی قسم میں نے بیداری کے عالم میں تیسری بار سنا کہ میرے الیاس کو بھی میرا سلام کہنا (صفحہ ۷۔۶)۔ ظاہر ہے کہ یہ آواز صرف الیاس عطار کے مرید ہی کو سنائی دی ورنہ اور بھی اس کے گواہ ہوتے۔ اتنے یقین سے سننے کے بعد اس نالائق بیہودے نے یہ کیا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سلام الیاس عطار کو نا پہنچایا کب پہنچایا؟ مہینوں بعد اور کیوں یہ سنئے ''۳۰ رصفر المظفر ۱۴۳۰ھ بروز جمعرات جب میں نے مدنی چینل پر سنہری جالیوں کا روح پرور منظر دیکھا تو یکا یک وہی آواز مجھے پھر سے سنائی دی، الفاظ کچھ یوں تھے میرے الیاس کو تم نے ابھی تک میرا پیغام نہیں پہنچایا میں بے قرار ہو گیا۔'' (صفحہ ۶) معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ اس وقت وہ خبیث بیقرار نہ ہوا جب واقعی روضۂ انور پر تین مرتبہ سلام پہنچانے کا حکم سنا۔ ہوتا بھی کیسے، لوگوں کو یہ کیسے پتہ چلتا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹی.وی. پر مدنی چینل دیکھنے والوں سے گفتگو فرماتے ہیں۔ مدنی چینل کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہونے اور ٹی.وی. کے جواز کے لئے اور کچھ اشتہارات چاہئے۔ دیکھا آپ نے کیسے استعمال کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ ہے دعوت اسلامی کی کھلی گستاخی اور نافرمانی۔ سرکار سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مستند کتابوں میں ہے کہ ان بزرگوں کی حاضری جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس جالی مبارک سے باہر نکالا، ان بزرگوں نے اور دیگر خوش نصیبوں نے دست انور کو بوسہ دینے کی سعادت پائی، مگر الیاس عطار کے ایک کراچی پاکستان کے رہنے والے مرید کی سنئے۔ جب وہ روضۂ انور پر حاضر ہو کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کر رہا تھا تو میں جاگتی حالت میں دیکھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، آگے ہے ''سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لبہائے مبارک کو جنبش ہوئی رحمت کے پھول جھڑنے لگے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے میرے

عطار اس بار مدینے کیوں نہیں آئے انہیں میرا اسلام کہنا اور کہنا وہ مدینے آئیں چاہے کچھ لمحات کے لئے ہی آئیں میں نے بے ساختہ بڑھ کر دست بوسی کی سعادت حاصل کی۔ (صفحہ۱۰) اس کتاب میں لکھا ہے کہ یہ واقعہ ۱۹۹۶ء کا ہے۔ کتنے زمانے بعد اس نے سلام پہنچایا یہ نہیں لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ حج کا موقع تھا اور بعد نماز عصر یہ واقعہ ہوا۔ حضرات یہ بھی جانتے ہیں کہ اس موقعہ پر عاشقوں کی کیسی بھیڑ ہوتی ہے اور یہاں صاف ظاہر ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جسم مبارک کے ساتھ تشریف لائے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت عام ہے مگر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت الیاس عطار کے مرید کے علاوہ کسی کو نظر نہ آئے ورنہ عالم میں دھوم مچ جاتی ساری دنیا میں اس واقعہ کا چرچہ ہوتا مگر یہاں یہ بتایا جارہا ہے کہ دیکھو ساری دنیا سرکار کی یاد میں تڑپ رہی ہے اور سرکار کو بے چینی سے الیاس عطار کا انتظار ہے۔ کون الیاس عطار جو ویڈیو، ٹی.وی. اور فلموں میں آتے ہیں اور اسے جائز سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ یہ ہے بیہودگی اور گستاخی اب آگے سنئے دعوت اسلامی کی مرکزی عمارت فیضان مدینہ کراچی پاکستان میں ۲۰۰۶ء میں ۳۰ روزہ اجتماعی اعتکاف میں ایک معتکف کا بیان جو دو یا تین روزے کو عصر بعد مناجات کرتے ہوئے سو گیا تھا، افطار سے پہلے اس نے دیکھا کہ ”شہنشاہ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہمراہ جلوہ فرما ہیں اتنے میں چند فرشتے حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! (عزوجل ﷺ) اللہ تعالیٰ نے الیاس قادری کو سلام بھیجا ہے یہ سن کر میری آنکھ کھل گئی (صفحہ۲۰)۔ اس شخص کا مزید بیان ہے کہ ۸ ر رمضان کو پھر وہ عصر کے بعد افطار سے پہلے مناجات کرتے ہوئے سو گیا ایک بار پھر وہی نورانی منظر آنکھوں کے سامنے تھا، یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ جلوہ فرما تھے پھر کیا ہوا سنئے ”چار فرشتوں نے حاضر خدمت ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا، پھر وہ فرشتے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! (عزوجل ﷺ) اللہ تعالیٰ نے الیاس قادری کو سلام بھیجا ہے، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لبہائے مبارک کو جنبش ہوئی رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے ان کو سلام پہنچ جائے گا (صفحہ۲۱) دیکھا آپ نے ایک ہی شخص نے ہفتے میں دو مرتبہ اپنے کشف سے معلوم کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے صحابہ کی موجودگی میں کہ الیاس عطار کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچائیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود حکم کی تعمیل کی حامی بھرتے ہیں۔ یہ ہے ویڈیو ٹی.وی اور فلموں میں آنے والے الیاس عطار کی فضیلت اور بڑائی ظاہر کرنے کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استعمال۔ اب الیاس عطار کے ایک اور مرید کی سنئے جو ۱۴۲۹ھ یعنی ۲۰۰۸ء عید میلاد النبی کے موقع پر نگری گراونڈ کراچی پاکستان میں شرکت کے لئے گیا تھا وہ کہتا ہے ”سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد مرحبا کے نعروں کی گونج تھی میں اجتماع گاہ میں یہ تمام روح پرور مناظر بذریعہ اسکرین دیکھ رہا تھا۔ اور آگے ہے ”اچانک مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی اور میرے سامنے ایک نورانی منظر بھر آیا کیا دیکھتا ہوں میرے سامنے دو جہاں کے تاجدار سلطان بحر و بر نور کے پیکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفید لباس زیب تن فرمائے سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے جلوہ فرما ہیں چہرۂ مبارکہ چاند سے زیادہ روشن ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت خوش نظر آرہے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لبہائے مبارک کو جنبش ہوئی رحمت کے پھول جھڑنے لگے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے ”میرے غلام الیاس کو میرا پیغام پہنچا دو کہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع میں شریک تمام لوگوں کی بخشش و مغفرت فرما دی (صفحہ۲۸)۔ پہلے آپ نے پڑھا کہ ایک مرید کو ٹی.وی. پر مدنی چینل میں جالی مبارک دیکھتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سنائی دی اب اس مرید کو بڑے میدان میں اسکرین پر جو کہ سنیما کے بڑے پردے کی طرح بڑا پردہ ہوتا ہے اس پر الیاس عطار کو دیکھتے ہوئے کشف ہوا جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے الیاس عطار کے لئے یہ پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع میں شریک تمام لوگوں کی مغفرت فرما دی ہے۔ یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ دیکھے ٹی.وی. اور فلمیں دیکھنے والوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے اور ان کے ذریعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ اگر ٹی.وی اور فلمیں دیکھنا یا بنوانا ناجائز ہوتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت کی بشارت نہ دیتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے قہر و عذاب کی خبر دیتے اور ناراض ہوتے اور پھر سفید لباس اور سبز عمامہ جو دعوت اسلامی کا ٹریڈ مارک ہے وہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہنا ہوا تھا اس کی مقبولیت کی سند بھی فلم دیکھنے والے کے ذریعہ ملی۔ یہ بات ہر خاص و عام مسلمان جانتا ہے کہ لباس و عمامہ کے معاملے میں نہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ صحابہ نے نہ ائمہ مجتہدین

نے نہ غوث پاک نے نہ غریب نواز نے نہ دیگر اکابر علماء مشائخ نے گروہ بندی کی اور نہ اپنے مریدوں اور چاہنے والوں پر کوئی خاص عمامہ ولباس لازم کیا۔ان بزرگوں کو اپنا گرویدہ بنانایا اپنی بڑائی مقصود نہ تھی وہ اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانا چاہتے تھے انہیں بزرگوں کی محنت کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا کے ہر گوشہ میں اسلام کے ماننے والے موجود ہیں اگر تصویریں جائز ہوتیں تو یہ بزرگ وضو۔نماز۔احرام باندھنا۔طواف کرنا۔لب تراشنا۔خط بنوانا اور دیگر ضروری مسائل کی تصویریں دور دراز کے علاقوں میں دین کی تبلیغ کے لئے بھیج دیتے مگر انہوں نے ہمیشہ تصویروں کا رد کیا اور اسے حرام کہا بلکہ خود سفر کئے اور شاگردوں کو بھیجا دین کی تبلیغ کے لئے۔اب حیدرآباد سندھ پاکستان کے الیاس عطار کے مرید کی سنئے جو عقیدت کے معاملے میں تذبذب کے شکار تھے ایک رات وہ سوئے تو زیارت اقدس سے مشرف ہوئے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو نورانی چہرے والے بزرگ بھی تھے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ''یہ احمد رضا ہیں ان کے مسلک کو اپنا لو پھر دوسری ہستی کے بارے میں کچھ اس طرح فرمایا یہ الیاس قادری ہیں ان سے مرید ہو جاؤ'' (صفحہ ۴۴) دعوت اسلامی والے الیاس عطار کے مرید کرنے کے لئے تو زبردستی پر اتر آتے ہیں مگر مسلک اعلیٰ حضرت پر جو عمل کرتا ہے اس سے خود بھی دور ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو بھی دور کرتے ہیں۔اعلیٰ حضرت نے بد مذہبوں کے رد کو فرض قرار دیا ہے، جاندار کی تصویروں کو حرام کہا ہے اسے بنانے ،بنوانے والے کو فاسق وفاجر کہا ہے،مگر دعوت اسلامی والے بد مذہبوں کے رد سے خود بھی دور ہیں اور دوسروں کو بھی دور رکھتے ہیں اور ویڈیو اور فلمیں ان کے یہاں نا صرف جائز بلکہ مستحسن ہے۔مسلک درست ہوگا تو ہی تو پیری مریدی درست ہوگی ورنہ نہیں۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو بات طبیعت کو اچھی لگی وہ مان لی اور جو اچھی نہ لگی وہ چھوڑ دی اس طرح اس کتاب میں کئی خواب بیان کئے گئے ہیں جو الیاس عطار کے فضائل اور دعوت اسلامی کے مرکز فیضان مدینہ کراچی پاکستان کی مقبولیت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ظاہر کرنے کے لئے بیان کئے گئے ہیں بلکہ دعوت اسلامی کا اجتماع بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے ہوتا ہے اس کی تاریخ بھی حضور دیتے ہیں جیسا کہ اس کتاب میں ایک نابینا حافظ صاحب جو دعوت اسلامی کے حیدرآباد پاکستان میں دو روزہ اجتماع ۲۴/۲۵/۱۹۸۸ء میں شریک تھے وہیں انہیں اگلے اجتماع کی تاریخ ملی جیسا کہ لکھا ہے وہ تصور مدینہ کے دوران مدینہ جا پہنچے ،سنہری جالیوں کے روبرو حاضر ہو گئے وہاں انہیں ایک نور نظر آیا انہوں نے محسوس کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور ان سے فرمارہے ہیں، لکھا ہے ''یہ آواز مجھے واضح سنائی دے رہی تھی محمد الیاس قادری کو میرا سلام کہنا اور اس کو میرا یہ پیغام دینا کہ ۹/۸ شوال المکرم ۱۴۰۸ھ کو ملتان میں تبلیغ کریں اور یہ بھی کہنا غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی قدمبوسی کریں (صفحہ ۳۹)۔دھیان سے پڑھئے ۹/۸/۱۴۰۸ھ اور غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی یہ سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہے ہوئے الفاظ ہیں۔آگے اس اجتماع کی بڑی تفصیل لکھی ہے کہ اس خواب کے ہزاروں اشتہار شائع ہوئے لوگ بسوں ،ٹرینوں ،ہوائی جہازوں سے پہنچے چار اسپیشل ٹرین چلائی گئی وغیرہ وغیرہ لیکن کہیں یہ نہیں لکھا ہے کہ الیاس عطار نے اور دوسروں نے غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی کی قدمبوسی کی یعنی جو بات اپنے مطلب کی ہے اسی پر عمل ہو صاف ظاہر ہے کہ خواب اجتماع کے اشتہار کے لئے دیکھا گیا (صفحہ ۴۲۔۴۳) پر ایک خواب لکھا ہے کہ ایک عبد القادر عطاری کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ ''الیاس قادری کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ جو تم نے الوداع تاجدار مدینہ والا قصیدہ لکھا ہے وہ ہمیں پسند آیا اور کہنا کہ اب کی بار جب مدینے آؤ تو کوئی نئی الوداع لکھنا اور ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سنا دینا'' اسی کے نیچے اس خواب کا ذکر کرتے ہوئے الیاس قادری کی کتاب بیچنے کا اشتہار یوں ہے ''آپ کا سوز و گداز سے لبریز کلام ارمغان مدینہ اور مغیلان مدینہ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔بتائیے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کلام کو پسند فرمائیں اور سننے کی خواہش ظاہر کریں اسے کون نہیں خریدے گا، جو کتاب نہ بکتی ہو نہ اس کو کوئی پوچھتا ہو اس کو یوں بیچا جائے۔یہ ہے تجارت کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استعمال۔**اب دیکھئے کہ الیاس عطار کے فضائل بیان کرنے کے لئے دعوت اسلامی والے کہاں تک گر سکتے ہیں۔لکھا ہے کہ مدینہ شریف میں چند دعوت اسلامی والے کھڑے ہوئے تھے کہ ایک یمنی بزرگ نے قریب آکر سلام کیا انہوں نے الیاس عطار کے متعلق پوچھا دعوت اسلامی والوں نے بتایا کہ وہ جا چکے ہیں۔یمنی بزرگ نے اپنا خواب ان لوگوں سے بیان کیا کہ ''میں نے خواب میں اپنے آپ کو مسجد الحرام (مکۃ المکرمہ)**

میں پایا، اتنے میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کعبہ شریف کے دروازے پر لائے اور کعبہ شریف کا دروازہ کھل گیا میں سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اندر داخل ہوگیا وہاں ایک شخص اپنے سر پر سبز عمامہ شریف پہنے بیٹھے ہوئے تھے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے **مدنی سرکار دو عالم مالک مختار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ دعوت اسلامی کے امیر الیاس قادری ہیں'' اس خواب کو پڑھنے کے بعد ہمیں یقین ہوگیا کہ شیطان یمنی بوڑھے کی شکل میں آیا ہوگا۔ الیاس عطار اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لوگوں کو بلائیں تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ اسلام کی دعوت ہے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو پکڑ کر کعبۃ اللہ یعنی اللہ کی گھر کی طرف لے جارہے ہیں اور کعبہ شریف کا دروازہ خود بخود کھل رہا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اندر جانے پر بھی الیاس عطار بیٹھے ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیاس عطار کا تعارف کرارہے ہیں دعوت اسلامی کا ذکر کر رہے ہیں۔ یہ الیاس عطار کی طرف راغب کرنا ہے کعبہ شریف تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے کوئی بھی جان بوجھ کر بغیر عذر شرعی کعبہ شریف سے رخ ہٹا کر نماز پڑھے گا گنہگار ہوگا، معاذ اللہ الیاس عطار کعبہ شریف کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے لوگوں کو بلا رہے ہیں۔ اس کتاب کو دعوت اسلامی کے عالموں نے چھاپا ہے کسی جاہل نے نہیں کہ جہالت یا لاعلمی کہا جائے اس پر لکھنے کو تو بہت کچھ ہے لیکن اس وقت ہمیں بخاری شریف کی ایک حدیث یاد آرہی ہے جس میں ذکر ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں انبیاء و ملائکہ کی تصویریں وغیرہ تھیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو بتوں کو نکالنے اور تصویروں کو دھونے کا حکم دیا کچھ تصویریں صاف نہ دھلی تھیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے اسے دھویا اور یہ الیاس عطار تو خود تصویریں فلمیں ویڈیو وغیرہ اترواتے بھی ہیں اور دیکھنے کی ترغیب بھی دیتے ہیں بلکہ دعوت اسلامی کا فلموں بھرا مدنی چینل شروع ہو چکا ہے جس کی پبلیسٹی الیاس عطار اور دعوت اسلامی والے کرتے ہیں کئی مستند واقعات میں ہے کہ شیطان بزرگوں کا رخ دھار کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے مکر و شر سے بچائے اور شیطان مکر وفریب پھیلانے والوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شریعت مطہرہ میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے اور خود ابتدائے بت پرستی انہیں تصویرات معظمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ السلام میں فرمایا ود، سواع، یغوث، یعوق نسر یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر ان کی مجلسوں میں قائم کی پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔ صحیح بخاری شریف حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ود، سواع، یغوث، یعوق نسر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب وہ فوت ہوگئے تو شیطان نے ان لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کہ وہ جہاں بیٹھتے تھے وہاں ان کی مجالس میں ان کے بت نصب کرو اور ان کے نام لیا کرو تو وہ ایسا ہی کرنے لگے پھر اس دور میں تو ان کی عبادت نہیں ہوئی، مگر جب وہ لوگ ہلاک ہوگئے اور علم مٹ گیا، سابق لوگوں کے بارے میں جہالت کا پردہ چھا گیا تو رفتہ رفتہ ان مجسموں کی عبادت و پرستش شروع ہوگئی یہ حدیث کے مختصر الفاظ ہیں (فتاویٰ رضویہ جلد ۹، حصہ ا، صفحہ ۴۵)۔ اس زمانے میں فلمیں ویڈیو کیمرہ وغیرہ ایجاد نہیں ہوئے تھے اس لئے ہاتھ سے تصویر بنانی پڑتی تھی۔ بزرگوں کی تصاویر بنانا اور ان سے عقیدت رکھنے کا انجام آپ نے پڑھ لیا۔ ابھی چند روز پہلے ایک کتاب ابلیس کا رقص نامی جو انجمن تحفظ ایمان پرانا شہر بریلی شریف سے چھپی ہوئی ہے پڑھنے کا موقع ملا اس کتاب کے دوسرے حصے میں صفحہ ۴۱/۴۲ پر الیاس عطار کی پانچ ہدایات جو دعوت اسلامی والوں کے لئے ہے پڑھی۔ ان میں سے دو باتیں ہم آپ کے سامنے ذکر کرتے ہیں۔ (۱) علمائے مقدس پتھر ہیں ان کے ہاتھ چوموں اور آگے بڑھ جاؤ علماء نے نہ دین کا کام کیا ہے نہ کریں گے۔ (۲) اپنے مرکز خانقاہوں سے دور بناؤ ورنہ خانقاہوں سے لوگ بیعت ہوتے رہیں گے۔ خانقاہوں سے بیعت ہونے والے دین کے کام میں دلچسپی نہیں رکھتے، علمائے اسلام کا ادب غیر مسلم قومیں بھی کرتی ہیں۔ حضرات محترم ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی، مولیٰ علی، عبد اللہ ابن مسعود، عبد اللہ ابن عمر، عبد اللہ ابن عباس اور دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین امام اعظم، امام ابو یوسف، امام محمد، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور دیگر ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور غوث پاک، غریب نواز، مخدوم سمنانی، مخدوم ماہمی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دیگر اولیاء

مشائخ وعلماء بلاشبہہ ان کی تعداد لاکھوں میں ہوگی یہ سب علماء میں شامل ہیں، اور الیاس عطار کا کہنا ہے کہ علماء مقدس پتھر ہیں علماء نے دین کا کام نہ کیا ہے نہ کرنے دیں گے۔آئندہ آنے والے علماء کے لئے بھی ہے۔سرکار غوث پاک سرکار غریب نواز سرکار مخدوم سمنانی ،مخدوم ماہمی،خواجہ بندہ نواز اور دیگر بزرگان دین جو قادری چشتی سہروردی نقشبندی سلسلے سے وابستہ ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنی خانقاہوں سے دین کا کام نہیں کیا تو کیا کیا؟ یہ صحابہ کرام ائمہ مجتہدین علماء مشائخ کی محنت وقربانیاں ہیں جو آج دنیا کے ہر گوشے میں اسلام کے ماننے والے موجود ہیں۔انہیں کی لکھی ہوئی حدیث،تفسیر ،فقہ، اور دیگر علوم کی کتابوں سے تمام امت فائدہ اٹھارہی ہے۔خود الیاس عطار اپنے نام کے ساتھ قادری ضیائی لگاتے ہیں الیاس عطار کی ان باتوں پر شریعت کا کیا حکم ہے یہ تو مفتیان کرام ہی بتاسکتے ہیں۔علماء ومشائخ نے اپنے شاگردوں اور مریدوں کے ذریعہ دین پھیلانے کا بہت کام کیا ہے اور آج بھی کررہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ صبح قیامت تک کرتے رہیں گے۔لیکن ان کے کسی مرید یا شاگرد کو اتنے خواب اور ایسے خواب نظر نہیں آئے مگر دعوت اسلامی والوں کی بات الگ ہے ان سے جو بھی وابستہ ہوجاتا ہے اسے کشف کی ہاٹ لائن کا کنکیشن مل جاتا ہے جو سوتے جاگتے ہمیشہ آن رہتا ہے جب چاہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بات ہوگئی یا زیارت کرلی اور پھر کراچی پاکستان ان کا باب المدینہ ہے یعنی مدینے کا دروازہ ہے جسے مدینہ شریف جانا ہو وہ کراچی پاکستان ہوکر گذرے مگر مجھ جیسے کروڑوں سنی صحیح العقیدہ لوگوں کے امیر غوث پاک ہیں حضور غریب نواز مخدوم سمنانی ہیں اور ان بزرگوں کی نسبت اور عقیدت ہی مدینہ شریف جانے کے لئے کافی ہے نہ تو کراچی پاکستان ہمارا باب المدینہ ہے اور نہ ہی الیاس عطار ہم اہلسنت کے امیر ہیں۔الیاس عطار اور دعوت اسلامی والوں نے دو کام کیا جو آج تک کوئی نہ کرسکا انہوں نے مسجدوں کو اور وعظ وذکر کی محفلوں کو سنیما گھروں میں تبدیل کردیا جہاں ان کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ابلیس لعین کے شر اور مکروفریب سے محفوظ رکھے۔ آمین

مجلس علماء اہلسنت،انجمن قادریہ چشتیہ اشرفیہ،ہاسن، کرناٹک